حضرت سید توکل شاہ صاحب ایک ایسے ہی بزرگ تھے جن سے بڑے لوگوں نے استفادہ کیا اور تزکیہ نفس کی سعادت حاصل کی۔ وہ اسم بامسمی بزرگ تھے اور ان کی تعلیم کے بنیادی نکات آخرت کے لئے تیاری اور دنیا کی مذمت ہوتے۔ ان کے خادم و عقیدت کیش اور ان کے پیغام محبت کے داعی خواجہ محمد محبوب عالم شاہ صاحب نے ان کا تذکرہ بڑی محبت و اخلاص سے مرتب کیا ہے جو بارہا اشاعت پذیر ہوا' جبکہ اب ایک عرصے سے وہ نایاب تھا۔ مقام مسرت ہے کہ صاحب تالیف کے فرزند نے اس مجموعہ کو حسن و خوبی سے پھر چھاپ دیا ہے۔

نام کتاب : صدائے محراب
خطیب : صاحبزادہ طارق محمود
قیمت : ایک صد پچاس روپے صرف
ملنے کا پتہ : مکتبہ "لولاک" جامع مسجد محمود۔ ریلوے کالونی فیصل آباد

"خطابت" نام ہے اپنے مافی الضمیر کو دوسروں کے سامنے ظاہر و بیان کرنے کا اور ان تک اپنے پیغام کو پہنچانے کا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے جتنے نبی اس دنیا میں بھیجے وہ اور خوبیوں کے ساتھ ساتھ خطابت کے کمال سے بھی پوری طرح متصف تھے اور حضور خاتم النبیین و المعصومین صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم تو اپنے دور کے اتنے بڑے خطیب تھے کہ بڑے سے بڑے لوگ آپ کے سامنے کودن نظر آتے۔ آپؐ کو سیرت کی کتابوں میں سید الخطباء اور امام الخطباء کے گرامی قدر القابات سے یاد کیا گیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جس طرح آپؐ ہر معاملہ میں اور ہر خوبی میں سب سے بڑھ کر تھے' اس خوبی و صفت میں بھی سب سے اعلی اور سب سے برتر تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا تو اپنے متعلق یہ ارشاد ہے کہ قیامت کے دن جب ساری دنیا مہر بہ لب ہوگی اس وقت بھی آپؐ کی صفت خطابت کا خوب سے خوب تر ظہور ہوگا۔

حضور گرامی مرتبت کے بعد آپؐ کی امت میں ہر دور اور ہر زمانہ میں بڑے بڑے خطیب پیدا ہوئے جنہوں نے اپنی خطابت سے بڑے بڑے معرکے سر کئے۔ دور آخر میں جنوبی ایشیا میں ویسے تو ہر طبقہ اور ہر جماعت میں بڑے بڑے خطباء پیدا ہوئے لیکن مجلس احرار اسلام ایک ایسی جماعت تھی جس کے بارے میں یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اس کے رہنماؤں سے لے کر عام کارکنوں تک میں یہ خوبی نمایاں طور پر موجود تھی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری خطابت کے اس قافلہ کے سرخیل تھے تو ان کے قافلہ کے رفقاء میں ایک معتبر نام مولانا تاج محمود کا تھا جو اصلا ہزارہ کے باسی تھے لیکن انہوں نے ساری زندگی فیصل آباد میں گزاری اور